تاریخ

خلافت احمدیہ

مرتبہ

محمد احمد فہیم

استاد مدرستہ الظفر وقف جدید ربوہ

عناوین:

قدرت ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں

ظہور قدرت ثانیہ

دور خلافت اُولیٰ تا خامسہ

- خلافت اُولیٰ
- خلافت ثانیہ
- خلافت ثالثہ
- خلافت رابعہ
- خلافت خامسہ

آیت:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ○

(سورۃالنور:56)

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو

اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔''

(ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث:

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ.

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوٰۃ بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی ! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

قدرت ثانیہ کے ظہور کے متعلق پیشگوئیاں:

سیدنا اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہار ے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتاہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر20۔صفحہ305،306)

جماعت میں خلافت کے قیام کے وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کفار کی شہادتیں قرآن شریف میں موجود ہیں کہ وہ بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ اب یہ دین جلد تباہ ہو

جائے گا اور ناپدید ہو جائے گا ایسے وقتوں میں ان کو سنایا گیا کہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ یَاْبَی اللّٰهُ اِلَّآاَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔(سورۃ توبہ :32) یعنی یہ لوگ اپنے منہ کی لاف و گزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہ ہو گی یہ دین ہمارے ہاتھ سے تباہ ہو جاوے گا لیکن خدا کبھی اس دین کو ضائع نہیں کرے گا اور نہیں چھوڑے گا جب تک اس کو پورا نہ کرے پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے۔ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ النورآیت :56) یعنی خدا وعدہ دے چکا ہے کہ اس دین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے پیدا کرے گااور قیامت تک اس کو قائم کرے گا یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا اور اس کو معدوم ہونے نہیں دے گا۔''

(جنگ مقدس ۔روحانی خزائن جلد6۔صفحہ290)

ظہور قدرت ثانیہ :

جماعت احمدیہ کا خلافت پر پہلا اجماع:

خلافت کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ پر اتفاق:

انتخاب اور بیعت:

''26مئی1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات ہوئی نعش مبارک کے قادیان پہنچنے کے بعد سب سے پہلا کام جو سلسلہ کے مقتدر بزرگوں نے اس وقت کیا وہ خلافت کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا انتخاب تھا۔ چنانچہ جماعت کے دوست اکٹھے ہوئے اور مشورہ ہوا تو سب کی نظر یں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھیں۔ چنانچہ جب متفقہ فیصلہ ہو چکا تو اکابر سلسلہ جماعت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان پر حاضر ہرئے اور مناسب رنگ میں بیعت خلافت کے لئے درخواست پیش کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ تردد کے بعد فرمایا: ''میں دعا کے بعد جواب دوں گا'' چنانچہ وہیں پانی منگایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور غربی کوچہ کے متصل دالان میں نماز نفل ادا کی۔ اس عرصہ میں یہ وفد باہر صحن میں انتظار کرتا رہا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو ہم سب وہیں چلیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی معیت میں تمام حاضرین باغ میں پہنچے۔''

(تاریخ احمدیت)

بدر قادیان جون 1908ء میں لکھا ہے:

''حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ سب دوستوں کے سامنے جو باغ میں اپنے محبوب آقا کی نعش کے پاس جمع تھے کھڑے ہوئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بطور نمائندہ مندرجہ ذیل تحریر پڑھ کر سنائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَعَلَی الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ خَاتَمِ الْاَوْلِيَاءِ۔

اَمّا بعدمطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے مطمئن ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اَعْلَمْ (سب سے بڑھ کرعلم رکھنے والے۔ ناقل) اور اَتْقٰی (سب سے بڑھ کرمتقی اور پرہیز گار۔ ناقل) ہیں اور حضرت امام (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ علیہ السلام کے شعر:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ اُمت نور دیں بودے

ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نورِ یقیں بودے

سے ظاہر ہے کہ ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و مہدی موعود علیہ السلام کا تھا۔''

(بدر جون 1908ء)

صدر انجمن کی طرف سے جماعتو ں کو اطلاع:

28 مئی 1908ء کو الحکم کا ایک غیر معمولی پرچہ شائع کیا گیا جس میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے انتخاب کی اطلاع مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی:

''حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ علیہ السلام کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت اُمّ لمؤمنین کی قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو (1200) تھی، والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہٗ کو آپ علیہ السلام کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ (خلیفۃ المسیح الاول) کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے: مولانا حضرت سید محمد احسن صاحب، صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب، جناب نواب محمد علی خاں صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب، مولوی محمد علی صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا تاہم انبالہ، جالندھر، کپورتھلہ، امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، وزیر آباد، جموں، گجرات، بٹالہ، گورداسپور وغیرہ مقامات سے معزز احباب آگئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا۔ حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہٗ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر کل حاضرین نے جب کی تعداد اوپر دی گئی ہے بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح و المہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر بیعت کریں۔''

(بدر 2جون 1908ء)

الغرض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جماعت کا سب سے پہلا اجماع خلافت پر ہوا اور حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاوّل قرار پائے۔

بیعت خلافت اُولیٰ اورحضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی درد انگیز تقریر:

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ جب مذکورہ بالاتحریر سنا چکے تو حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اورتشہد وتعوذ اور آیت وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ کی تلاوت کے بعد ایک دور انگیز تقریر کی جس میں فرمایا:

''میری پچھلی زندگی پر غور کر لو۔ میں کبھی امام بننے کا خواہش مندنہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہر داری کا خواہش مندنہیں، میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہش مندنہیں۔ اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے، اس خواہش کیلئے میں دعائیں کرتا ہوں اور قادیان بھی اس لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اسی فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب علیہ السلام کے بعد کیا ہو گی اس لئے میں کوشش کر تا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں: اوّل میاں محمود احمد وہ میرا بھا ئی بھی ہے میرا بیٹا بھی، اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت کے ادب کا مقام ہیں، تیسرے قریبی نواب محمد علی خاں صاحب ہیں۔ اسی طرح خدمت گزاران دین میں سے.......اور بھی کئی اصحاب ہیں۔''

''پس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کر لو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔اگرتم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت علیہ السلام نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔''

آخر میں فرمایا:

''اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف سے ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہو گی اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً وکرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔

وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں، ان میں خصوصیت سے قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاًفوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتاہوں۔ پھرتعلیم دینیات، دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشا کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ ۔ یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی ۔فقط''

حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی اس تقریر پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم آپ کے

احکام مانیں گے۔آپ ہمارے امیر ہیں اورہمارے مسیح علیہ السلام کے جانشین ہیں ۔چنانچہ باغ میں یہ قریباً بارہ سو احباب نے بیعت کی۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ556۔557۔جدید ایڈیشن)

دور خلافتِ اُولیٰ:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ (1841ء تا1914ء) کی ابتدائی زندگی:

’’حاجی الحرمین حضرت حافظ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل1841ء میں پنجاب کے ایک قدیم شہر بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام حافظ غلام رسول اور والدہ کا نام نور بخت تھا۔ 32ویں پشت میں آپ رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان میں بہت سے اولیا اور مشائخ گزرے ہیں۔ گیارہ پشت سے تو حفاظ کا سلسلہ بھی برابر چلا آتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ اس مقدس خاندان کو ابتدا سے ہی قرآن کریم سے والہانہ شغف رہا ہے۔ ابتدائی تعلیم تو ماں باپ سے حاصل کی پھر لاہور اور راولپنڈی میں تعلیم پائی۔ نارمن سکول سے فارغ ہو کر چار سال پنڈدادنخاں میں سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے پھر ملازمت ترک کردی اورحصول علم کے لئے رامپور،لکھنؤ، میرٹھ اور بھوپال کے سفر اختیار کئے ان ایام میں آپ رضی اللہ عنہ نے عربی، فارسی، منطق، فلسفہ ، طب غرض ہر قسم کے مروّجہ علوم سیکھے۔ قرآن کریم سے قلبی لگاؤ تھا اور اس کے معارف آپ رضی اللہ عنہ پر کھلتے رہتے تھے۔ توکل علی اللہ کا اعلیٰ مقام حاصل تھا، دعاؤں سے ہر کام لیتے تھے، جہاں جاتے غیب سے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے سہولت کے سامان پیدا ہو جاتے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے گرویدہ ہو جاتے۔ ایک مرتبہ ایک رئیس زادہ کا علاج کیا تو اس نے اس قدر روپیہ دیا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر حج فرض ہو گیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے، حج بھی کیا اور وہاں کئی اکابر علما اور فضلا سے حدیث پڑھی۔ اس وقت آپ کی عمر چوبیس پچیس برس تھی۔

بلاد عرب و ہند سے واپس آ کر بھیرہ میں درس وتدریس اور مطب کا آغاز کیا۔ مطب کی شان یہ تھی کہ مریضوں کیلئے نسخے لکھنے کے دوران احادیث وغیرہ بھی پڑھاتے ۔1877ء میں لارڈ لٹن (Lord Litton)وائسرائے (Viceroy) ہند کے دربار میں شرکت کی کچھ عرصہ بھوپال میں قیام کیا۔ پھر ریاست جموں وکشمیر میں 1876ء سے1892ء تک شاہی طبیب رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت:

گورداسپور کے ایک شخص کے ذریعہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غائبانہ تعارف ہوا اور حضور علیہ السلام کا ایک اشتہار بھی نظر سے گزرا۔ مارچ1885ء میں قادیان پہنچ کرحضور علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت نہ لیتے تھے تاہم فراستِ صدیقی سے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صاحب علیہ السلام کو شناخت کیا اور حضرت صاحب رضی اللہ عنہ کے گرویدہ ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر آپ رضی اللہ عنہ نے پادری تھامس ہاول (Thomas Howell)کے اعتراضات کے جواب میں کتاب فصل الخطاب اور پنڈت لیکھرام کی کتاب ’’تکذیب براہین احمدیہ

کے جواب میں ''تصدیق براہین احمدیہ'' تصنیف فرمائی۔

23مارچ1889ء میں جب لدھیانہ میں بیعت اُولیٰ ہو ئی تو سب سے اوّل آپ رضی اللہ عنہ کو بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ ستمبر1892ء میں ریاست کشمیر سے آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق منقطع ہوگیا تو بھیرہ میں مطب جاری کرنے کے لئے ایک بڑا مکان تعمیر کرایا ابھی وہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے بموجب قادیان میں دھونی رَما کر بیٹھ رہے۔ قادیان میں ایک مکان بنوا کر اس میں مطب شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دربارِ شام میں نیز سیر و سفر میں ہمرکاب رہتے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس اولاد کو قرآن وحدیث پڑھاتے، صبح سویرے بیماروں کو دیکھتے پھر طالب علموں کو درس حدیث دیتے اور طب پڑھاتے بعد نماز عصر روزانہ درس قرآن کریم دیتے، عورتوں میں بھی درس ہوتا، مسجد اقصیٰ قادیان میں پنجوقتہ نماز اور جمعہ کی امامت کراتے، جب قادیان میں کالج قائم ہوا تو اس میں عربی پڑھاتے رہے، دسمبر1905ء میں انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کے امین مقرر ہوئے جب صدر انجمن بنی تو اس کے پریذیڈنٹ (President) مقرر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حوالہ جات نکالنے میں مدد دیتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کی پروف ریڈنگ (proof reading) کرتے، مباحثات میں مدد دیتے، اخبار الحکم اور البدر کی قلمی معاونت فرماتے، قرآن کریم کا مکمل ترجمہ کیا اور چھپوانے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کو دیا لیکن صرف پہلا پارہ چھپ سکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا دور خلافت اور کارہائے نمایاں:

27مئی1908ء کو جب کہ آپ کی عمر 67 سال تھی آپ رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ قریباً بارہ سو افراد نے بیعت خلافت کی۔ مستورات میں سب سے پہلے حضرت اماں جان ......نے بیعت کی۔ صدر انجمن کی طرف سے اخبار الحکم اور البدر میں اعلان کرایا گیا کہ:

> ''آپ (یعنی حضرت اقدس علیہ السلام) کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و باجازت حضرت (اماں جان) کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ علیہ السلام کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔
>
> حضرت مولوی سیّد محمد احسن صاحب، صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، جناب نواب محمد علی خاں صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب، مولوی محمد علی صاحب ،ڈاکٹر مرز یعقوب بیگ صاحب، ڈاکٹر سیّد محمد حسین صاحب، خلیفہ رشید الدین و خاکسار (خواجہ کمال الدین).......''
>
> اور سلسلہ کے سب ممبران کو ہدایت کی گئی کہ وہ فی الفور حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی بیعت کریں۔ چنانچہ اس کے مطابق عمل ہو اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا انتخاب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح اجماع قوم سے خاص خدائی تصرف سے ہوا اور کسی قسم کا اختلاف اس وقت نہ ہوا۔

1) واعظین کا سلسلہ:

شروع خلافت سے ہی واعظین سلسلہ کا تقرر ہوا۔ شیخ غلام احمد صاحب، حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اوّلین واعظ مقرر ہوئے جنہوں نے ملک کے طول و عرض میں پھر کر سلسلہ کی خدمات سرانجام

دیں بے شمار تقاریر کیں۔ مباحثات کیئے اور متعدد مقامات پر جماعتیں قائم کیں۔

2) مساجد، مدرسہ احمدیہ، گرلز سکول، بورڈنگ اور اخبار نور کا اجرا

اور انجمن انصار اللہ کا قیام:

آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں گرلز سکول اور اخبار نور کا 1909ء میں اجرا ہوا۔ نیز مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1910ء میں مسجد نور کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی طرح مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کے بورڈنگ کی بنیاد رکھی گئی۔ مسجد اقصیٰ کی توسیع ہوئی، حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی کوششوں سے انجمن انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا اور اخبار الفضل جاری ہوا۔ 1913ء میں یورپ میں سب سے پہلا احمدیہ مشن قائم ہوا۔

منکرین خلافت کا پہلا فتنہ اور اس کا تدارک:

ایک عظیم کارنامہ:

مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب جو صدر انجمن احمدیہ کے سرکردہ ممبر تھے ابتدا سے ہی مغربیت زدہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ان کی یہ خواہش تھی کہ جماعت کا نظام اسی رنگ میں چلائیں۔ جیسے دنیاوی انجمنیں چلاتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی لنگر خانہ کے انتظام اور سلسلہ کے دوسرے کاموں پر اعتراض کرتے رہتے تھے اور اخراجات کے بارے میں حضور کی ذات پر بھی نکتہ چینی کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ حضور کی زندگی میں تو ان کی کچھ پیش نہیں گئی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی میں انہوں نے پَر پرزے نکالنے شروع کیئے۔ خلافت کے دور میں جو پہلا جلسہ سالانہ دسمبر1908ء میں ہوا اس میں ایسی تقاریر کا انتظام کیا جس سے مقصود جماعت میں خیال پیدا کرنا تھا کہ دراصل صدر انجمن احمدیہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین اور خلیفہ ہے لیکن حضرت خلیفہ اوّل نے ان خیالات کی تردید کرتے ہوئے ضرورتِ خلافت اورا طاعتِ خلیفہ پر زوردیا اور فرمایا:

> ''تم نے خود میری بیعت کی بلکہ میرے مولیٰ نے تمہارے دلوں کو میری طرف جھکا دیا۔ پس تمہیں میری فرمانبرداری ضروری ہے۔''

خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے خیالات کی وجہ سے جماعت میں جو انتشار پیدا ہونے لگا تھا اس کے ازالہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے 31جنوری1909ء کو نمائندگانِ جماعت کو قادیان میں طلب کیا اور واضح الفاظ میں یہ فیصلہ فرمایا کہ صدر انجمن تو محض ایک تنظیمی ادارہ ہے، جماعت کا اِمام اور مطاع تو صرف خلیفہ ہی ہے۔ اس اجتماع میں مندرجہ بالا دونوں حضرات سے جن میں سرکشی پائی جاتی تھی، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دوبارہ بیعتِ اطاعت لی لیکن بیعت کر لینے اور اقرارِ اطاعت کے باوجود ان حضرات کے دل صاف نہ ہوئے اور وہ تمر د اور سرکشی میں بڑھتے گئے یہاں تک کہ کھلم کھلا مخالفت پر اتر آئے اور آپ کی شان میں گستاخانہ باتیں کرنے لگے۔

1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ گھوڑے سے گر گئے اور بہت چوٹیں آئیں۔ علالت کا سلسلہ طویل ہو گیا۔ اس دوران ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے وصیت تحریر فرمائی جو صرف دو الفاظ پر مشتمل تھی یعنی ''خلیفہ

محمودؔ"۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو خلیفہ نامزد کرنا چاہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنی علالت کے دوران حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ یوں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ان (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی بہت تعظیم وتکریم کرتے تھے اور برملا اس امر کا اظہار کرتے تھے کہ اپنے تقویٰ و طہارت، اطاعت امام اور تعلق باللہ میں ان کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی علالت کا سلسلہ طویل ہو گیا تو منکرینِ خلافت نے گمنام ٹریکٹ لاہور سے شائع کئے جن میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ قادیان میں پیر پرستی شروع ہو گئی ہے اور مرزا محمود احمد صاحب کو خلافت کی گدی پر بٹھانے کی سازشیں ہو رہی ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا گیا کہ ایک عالم دین نے ایڈیٹر پیغام صلح اور دوسرے متعلقین کو ذلیل و خوار کرنا شروع کر دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کے متعلق تحریر کیا کہ وہ بزرگان سلسلہ (مراد خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب) کو بدنام کر رہے ہیں اسی طرح ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دو مرتبہ بیعت اطاعت کرنے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے اور خلافت کے نظام کو مٹانے کی پوری کوشش کی لیکن وہ اپنے مذموم ارادوں میں ناکام رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا یہی کارنامہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کے نظام کو مضبوطی سے قائم کر دیا اور خلافت کی ضرورت و اہمیت کو جماعت کے سامنے بار بار پیش کر کے اس عقیدہ کو جماعت میں راسخ کر دیا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ انسانی منصوبوں سے کوئی شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلافت کے الٰہی نظام کو مٹانے کے لئے منکرینِ خلافت نے جو فتنہ و فساد برپا کیا اور لوگوں کو ورغلا نے اور اپنا ہم خیال بنانے کی جو کارروائیاں کی گئیں آپ نے ان کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ منکرینِ خلافت نے اپنے خیالات کی ترویج کے لئے لاہور سے ایک خاص اخبار جاری کیا جس کا نام پیغام صلح رکھا۔ یہ اخبار حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نام بھی ارسال کیا جانے لگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے مضامین کو پڑھ کر فرمایا۔ یہ تو ہمیں پیغامِ جنگ ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بیزار ہو کر اس اخبار کو وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3۔صفحہ 329،474)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات:

غرض حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے سارے دور میں جہاں قرآن وحدیث نبویؐ کے درس و تدریس میں منہمک اور کوشاں رہے وہاں خلافت کے مسئلہ کو بار بار تقریروں اور خطبات میں واضح کیا یہاں تک کہ جماعت کی غالب اکثریت نے اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 13 مارچ 1914ء بروز جمعہ داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے مولائے حقیقی سے جاملے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنے محبوب آقا کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 511 جدید ایڈیشن)

دورخلافت ثانیہ:

المصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ (1889ء تا 1965ء):

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو دور خلافت اس لحاظ سے ممتاز اور نمایاں ہے کہ اس کے بارے میں سابقہ انبیاء و صلحا کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات اور اس کی پیہم تائیدات نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ ہی

وہ موعود خلیفہ ہیں جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

ابتدائی زندگی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے 20فروری1886ء کو ایک مسیحی نفس لڑکے کے پیدائش کی خبر دی جو دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جانا تھا اور بتلایا گیا کہ وہ نو سال کی عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔ اس پیشگوئی کے مطابق سیّدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم کے بطن سے12جنوری1889ء بروز ہفتہ تولد ہوئے۔ الہام الٰہی میں آپ کا نام محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر بھی رکھا گیا اور کلمتہ اللہ نیز فخرِ رُسل کے خطابات سے نوازا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں الہاماً یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا، خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا، وہ جلد جلد بڑھے گا، اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سی بشارات ملی تھیں اِس لئے حضور علیہ السلام آپ رضی اللہ عنہ کا بہت خیال رکھتے۔کبھی آپ کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی۔ بچپن سے آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں دین کی طرف رغبت تھی۔ دعا میں شغف تھا اور نمازیں بہت توجہ سے ادا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام (قادیان) میں پائی۔صحت کی کمزوری اور نظر کی خرابی کے باعث آپ رضی اللہ عنہ کی تعلیمی حالت اچھی نہ رہی اور آپ رضی اللہ عنہ ہر جماعت میں رعایتی ترقی پاتے رہے۔ مڈل اور انٹرنس (میٹرک) کے سرکاری امتحانوں میں فیل ہوئے اس طرح دنیوی تعلیم ختم ہو گئی۔ اس درسی تعلیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنی خاص تربیت میں لیا۔ قرآن کریم کا ترجمہ تین ماہ میں پڑھادیا۔ پھر بخاری بھی تین ماہ میں پڑھا دی، کچھ طب بھی پڑھائی اور چند عربی کے رسالے پڑھائے۔ قرآنی علوم کا انکشاف تو موہبت الٰہی ہوتی ہے مگر یہ درست ہے کہ قرآن کریم کی چاٹ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ہی لگائی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 17،18سال کی تھی ایک دن خواب میں ایک فرشتہ ظاہر ہوا اور اس نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ اس کے بعد سے تفسیر قرآن کا علم خدا تعالیٰ خود عطا کرتا چلا گیا۔

1906ء میں جب کہ آپ کی عمر 17سال تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو مجلس معتمدین کا رُکن مقرر کیا، 26 مئی1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب وصال ہوا تو غم کا ایک پہاڑ آپ رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑا۔غم اس بات کا تھا کہ سلسلہ کی مخالفت زور پکڑے گی اور لوگ طرح طرح کے اعتراضات کریں گے تب آپ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے جسدِ اطہر کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے رب سے عہد کیا کہ:

> ''اگر سارے لوگ بھی آپ (یعنی مسیح موعود علیہ السلام) کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا''۔

یہ عہد آپ رضی اللہ عنہ کی اولو العزمی اور غیرتِ دینی کی ایک روشن دلیل ہے ۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس عہد کو خوب نبھایا ۔ 15،16برس کی عمر میں پہلی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا کہ: **اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ** ۔اس پہلے الہام میں ہی اس امر کی بشارت موجود تھی کہ آپ ایک دن جماعت کے امام ہوں گے۔قرآن کریم کا فہم آپ کو بطور موہبت عطا ہو اتھا۔جس کا اظہار ان تقاریر سے ہوتا تھا جو وقتاً فوقتاً آپ جلسہ سالانہ پر یا دوسرے مواقع پر کرتے تھے۔آیت کریمہ **لَایَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ** کے مطابق یہ اس امر کا ثبوت تھا کہ سیّدنا پیارے محمود کے دل میں خدا اور اس کے رسول اور اس کے کلامِ پاک کی محبت کے سوا کچھ نہ تھا لیکن برا ہو حسد اور بغض کا، منکرینِ خلافت آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف بھی منصوبے بناتے رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ کسی طرح حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ آپ سے بدظن ہو جائیں۔ ان کو آپ

سے دشمنی اِس بنا پر تھی کہ اوّل تو آپ حضرت خلیفہ اوّل کے کامل فرمانبردار اور حضور کے دست و بازو اور زبردست مؤید تھے، دوسرے آپ کے تقویٰ و طہارت، تعلق باللہ، اجابت دعا اور مقبولیت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی آپ کا بے حد اکرام کرتے ہیں۔ ان وجو ہات کے باعث آپ رضی اللہ عنہ کا وجود منکرین خلافت کو خار کی طرح کھٹکتا تھا۔

خلافت اُولیٰ کے دور میں آپ نے ہندوستان کے مختلف علاقوں نیز بلادِ عرب و مصر کا سفر کیا۔حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔1911ء میں آپ نے مجلس انصار اللہ قائم فرمائی اور1913ء میں اخبار الفضل جاری کیا اور اس کی ادارت کے فرائض اپنی خلافت کے دَور تک نہایت عمدگی اور قابلیت سے سر انجام دیئے۔

عہدِ خلافت ثانیہ:

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد14مارچ1914ء کو مسجد نور (قادیان) میں خلافت کا انتخاب ہوا۔ دو اڑھائی ہزار افراد نے جو اُس وقت موجو د تھے بیعت خلافت کی، قریباً پچاس افراد ایسے تھے جنہوں نے بیعت نہیں کی اور اختلاف کا راستہ اختیار کیا۔ اختلاف کرنے والوں میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب جو اپنے آپ کو سلسلہ کا عمود سمجھتے تھے پیش پیش تھے۔ خلافت سے انکار اور حبل اللہ کی ناقدری کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ لوگ (قادیان) سے منقطع ہوئے؟ صدر انجمن احمدیہ سے منقطع ہوئے۔ نظام وصیت سے منقطع ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکر ہوئے اور اپنے کئی عقائد و نظریات میں اس لئے تبدیلی کرنے پر مجبور ہوئے کہ شاید عوام میں مقبولیت حاصل ہولیکن وہ بھی نصیب نہ ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت اسلام کی ترقی اور بےنظیر کامیابیوں کا درخشاں دَور ہے۔ اس باون سالہ دورمیں خدا تعالیٰ کی غیرمعمولی نصرتوں کے ایسے عجیب در عجیب نشانات ظاہر ہوئے کہ ایک دنیا ورطۂ حیرت میں پڑ گئی اور دشمن سے دشمن کو بھی یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہا کہ اس زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ نے غیرمعمولی ترقی کی ہے اور یہ کہ امام جماعت احمدیہ بےنظیر صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس باون سالہ عہدِ خلافت میں مخالفتوں کے بہت سے طوفان اٹھے۔ اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا مگر آپ رضی اللہ عنہ کے پائے استقلال میں ذرا سی جنبش نہ ہوئی اور یہ الٰہی قافلہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنی منزل کی جانب بدستور بڑھتا گیا۔ ہر فتنہ کے بعد جماعت میں قربانی اور فدائیت کی روح میں نمایاں ترقی ہوئی اور قدم آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ جس وقت منکرینِ خلافت مرکز سلسلہ کو چھوڑ کر گئے اس وقت انجمن کے خزانے میں چند آنوں کے سوا کچھ نہ تھا لیکن جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس وقت صدر انجمن اور تحریک جدید کا بجٹ71لاکھ نواسی ہزار تک پہنچ چکا تھا۔ اختلاف کے وقت ایک کہنے والے نے مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق کہا کہ یہاں اُلو بولیں گے لیکن خدا کی شان کہ وہ مدرسہ نہ صرف کالج بنا بلکہ اس کے نام پر بیسیوں تعلیمی ادارے مختلف ممالک میں قائم ہوئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتلایا تھا وہ لفظاً لفظاً پورا ہوا۔ حضرت فضل عمر جلد جلد بڑھے اور دنیا کے کناروں تک اشاعتِ اسلام کے مراکز قائم کر کے شہرت پائی۔

(دینی معلومات کا بنیادی نصاب شائع کردہ مجلس انصاراللہ پاکستان صفحہ 174 تا 178)

خلافت ثانیہ میں انکارِ خلافت کا پہلا فتنہ اوراس کا سدّ باب:

سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو فتنہ انکارِ خلافت کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت احمدیہ پر ایک کڑا وقت آن پڑا تھا۔ قادیان میں حاضر احمدیوں میں سے اگرچہ جمہور نے بڑے اخلاص اور پاک نیت کے ساتھ حضرت مرزا بشیرا لدین

محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے نظام خلافت کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا لیکن نظام جماعت کے اہم عہدوں پرابھی تک منکرین خلافت قابض تھے، پریس کا بیشتر حصہ ان کے ہاتھ میں تھا، روپے پیسے کی کنجیاں ان کے پاس تھیں اور ایسی معروف اور بظاہرعظیم شخصیتیں ان کے ہم خیال تھیں جن کا اثر جماعت پر بلا شبہ بڑا گہرا اور وسیع تھا، ان میں مولانا محمد علی صاحب پیش پیش تھے جن کو دنیاوی علوم کی برتری کے باعث اور انگریزی تفسیر القرآن کا مقدس کام تفویض ہونے کے سبب نیز صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری ہونے کی وجہ سے جماعت میں ایک غیرمعمولی عزت اور احترام کا مقام حاصل تھا۔ پھر سلسلہ کے بعض اور اہم افراد جن میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل،شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں بھی اس گروہ میں شامل تھے اور مولوی محمد علی صاحب کی سرکردگی میں منکرین خلافت کی صف اوّل میں کھڑے تھے۔ ان میں سے اکثر صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ہونے کی وجہ سے بھی جماعت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ انتخاب خلافت کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت کے تمام ابلاغ و اشاعت کے ذرائع بروئے کار لاتے ہوئے سارے ہندوستان میں نظام خلافت کی تردید میں ایک خطرناک اور زہریلے پراپیگنڈے (Propaganda) کی مہم بڑی سرعت کے ساتھ شروع کر دی بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ پراپیگنڈے کا یہ منصوبہ خفیہ طور پر منظرِ عام پر آنے کا منتظر تھا۔ اس منصوبہ کے تحت بکثرت جماعتوں میں یہ مہلک خیال پھیلا یا گیا کہ مرزا محمود احمد اور ان کے رُفقا نے اپنے ذاتی مفاد اور اقتدار کی خاطر نظامِ خلافت کا یہ ڈھونگ رچایا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح طور پر صدر انجمن احمدیہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے تھے۔ نیز یہ کہا کہ ابھی سے ان لوگوں نے دین کو بگاڑنا شروع کر دیا ہے اور اگر اس نعوذباللہ گمراہ کن غیر ذمہ دار کچی عمر کے نوجوان کی قیادت کو جماعت احمدیہ نے قبول کر لیا تو دیکھتے دیکھتے احمدیت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور قادیان پر عیسائیت قابض ہو جائے گی۔ اس قسم کے زہریلے پراپیگنڈے سے لیس بیسیوں کارندے ہر طرف جماعتوں میں دوڑا دیئے گئے اور انہیں خلافت کی بیعت سے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ ان حالات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بکثرت رسائل اور اشتہارات کے ذریعے جماعت پر اصل صورتِ حال واضح فرمائی اور منکرینِ خلافت کے ہر قسم کے اعتراضات کا مؤثر جواب دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سنہری کارنامے اور آپ رضی اللہ عنہ کی بابرکت تحریک:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بہت سے کارناموں میں سے چند کا ذکر اختصار سے درج ذیل ہے:

1۔ جماعتی کاموں میں تیزی اور مضبوطی پیدا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کاموں کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے نظارتوں کو نظام قائم کیا۔

2۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانے پر چلانے کیلئے 1934ء میں تحریک جدید جاری فرمائی اور صدر انجمن احمدیہ سے الگ ایک نئی انجمن یعنی تحریک جدید انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس کے نتیجہ میں بفضل ایزدی یورپ، ایشیا، افریقہ اور امریکہ کے مختلف ممالک اور جزائر میں نئے تبلیغی مشن قائم ہوئے، سینکڑوں مساجد تعمیر ہوئیں، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے اور کثرت کے ساتھ اسلامی لٹریچر مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا اور لاکھوں افراد اسلام کے نور سے منور ہوئے۔

3۔ اندرون ملک دیہاتی علاقوں میں تبلیغ کے کام کو مؤثر رنگ میں چلانے کے لئے1957ء میں ''وقفِ جدید انجمن احمدیہ'' کے نام سے تیسری انجمن قائم کی۔

4۔ جماعت میں قوتِ عمل کو بیدار رکھنے کیلئے آپ رضی اللہ عنہ نے جماعت میں ذیلی تنظیمیں یعنی انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ قائم فرمائیں تا کہ مرد اور عورتیں، بچے اور جوان سب اپنے اپنے رنگ میں

آزادانہ طور پر تعلیم و تربیت کا کام جاری رکھ سکیں اور نئی نسل میں قیادت کی صلاحیتیں اُجاگر ہوں۔ ان تنظیموں کا قیام جماعت پر احسانِ عظیم ہے۔

5۔ 1944ء کو جماعت میں اسلامی نظامِ شوریٰ کوز ندہ رکھنے کیلئے مجلس شوریٰ کا قیام فرمایا۔

6۔ قرآنی علوم کی اشاعت اور ترویج کے لئے درس قرآن کا سلسلہ جماعت میں جاری رکھا۔ تفسیر کبیر کے نام سے کئی جلدوں میں قرآن کریم کی ایک ضخیم تفسیر لکھی جس میں قرآنی حقائق و معارف کو ایسے اچھوتے انداز میں پیش کیا کہ دل تسلی پاتے اور اسلام کی حقانیت خوب واضح ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر طبقہ کے لوگوں میں قرآنی علوم کو چسکا پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم کی ایک نہایت مختصر مگر عام فہم تفسیر الگ تحریر فرمائی جس کا نام ''تفسیر صغیر'' ہے۔

7۔ بحیثیت امام اور خلیفۂ وقت جماعتی ذمہ داریوں کو نبھانے کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ نے ملک و ملت کی خدمت میں نمایاں اور قابلِ قدر حصہ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تنظیمی صلاحیتوں کے پیش نظر مسلمانانِ کشمیر کو آزادی دلانے کے لئے جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا صدر منتخب کیا گیا۔ ہر اہم سیاسی مسئلہ کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانان ہند کی رہنمائی کی اور بیش قیمت مشوروں کے علاوہ دامے درمے سخنے ہر طرح ان کی مد د کی۔ کئی مرتبہ اپنے سیاسی مشوروں کو کتابی شکل میں شائع کر کے ملک کے تمام سر برآوردہ اشخاص تک نیز ترجمہ کے ذریعہ ممبران برٹش پارلیمنٹ (British Parliment) اور برٹش کیبنٹ (British Cabinet) تک پہنچایا۔

8۔ تقسیم ملک کے وقت جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی حفاظت اور بہبود کے لئے مقدور بھر کوشش کیں وہاں اپنی جماعت کیلئے 1948ء میں ربوہ جیسے بے آب و گیاہ علاقہ میں ایک فعال مرکز قائم کیا جہاں سے الحمد للہ تبلیغ اسلام کی مہم پورے زور سے پروان چڑھی۔ ایک بنجر اور شور زدہ علاقہ میں بے سر و سامانی کے باوجود ایک پُررونق بستی کا آباد کر دینا خود اپنی ذات میں ایک بڑا کارنامہ ہے۔ یہ بستی نہ صرف تبلیغ اسلام کا اہم ترین مرکز ہے بلکہ ملک میں علم کی ترقی اور ترویج کا بھی ایک ممتاز سنٹر ہے اس کے علاوہ کھیلوں کے میدان میں بھی قابلِ ذکر کردار ادا کر رہی ہے۔

9۔ 1940ء میں آپ رضی اللہ عنہ نے تاریخ اسلام کے واقعات کو بہتر رنگ میں سمجھنے اور یاد رکھنے کیلئے ہجری شمسی سن جاری فرمایا۔

10۔ آپ رضی اللہ عنہ نے متعدد والیان ریاست اور سربراہان مملکت کو تبلیغی خطوط ارسال کئے اور انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کرایا۔ اِن میں امیر اللہ خاں والی افغان، نظام دکن، پرنس آف ویلز (Prince of Wales) اور لارڈ ارون وائسرائے ہند (Lord Erwin Viceroy of India) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

(دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 179 تا 182 شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصنیفی خدمات:

1۔ تفسیر صغیر (قرآن مجید کا مکمل ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس)

2۔ تفسیر کبیر 10 جلدوں میں (قرآن کریم کے بڑے حصوں کی تفصیلی تفسیر)

3۔ انوار العلوم جلد 1 تا 17 (ابھی جاری ہے) پر مشتمل تقاریر و تصانیف (آغاز سے 1944ء تک مکمل)

4۔ خطبات محمود جلد 1 تا 15 (پر مشتمل خطبات جمعہ و عیدین و خطباتِ نکاح) (آغاز تا 1934ء جاری ہے۔)

1944ء میں بذریعہ رؤیا والہام آپ پر ا س امر کا انکشاف ہو کی آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ اس انکشاف کے اعلان کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہوشیار پور، لدھیانہ، لاہور اور دہلی میں

جلسے منعقد کر کے معرکتہ الآرا تقاریر کیں اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے یورپ کا دو مرتبہ سفر کیا۔ پہلی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ 1924ء میں ویمبلے (Wembley) کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن تشریف لے گئے جہاں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کیں۔اس کانفرنس میں آپ کا مضمون''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' انگیریزی میں ترجمہ کر کے پڑھا گیا۔ 1954ء میں آپ رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ علاج سے زخم تو بظاہر مندمل ہوگئے لیکن تکلیف جاری رہی ا س لئے 1955ء میں آپ رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کا سانحہ:

مندرجہ بالا سانحہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی صحت برابر گرتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ المناک گھڑی آ پہنچی جب آپ رضی اللہ عنہ تقدیر الٰہی کے ماتحت اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّـا لِـلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ. یہ7اور8نومبر1965ء کی درمیانی شب تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 9 نومبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ کے وسیع احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور پچاس ہزار افراد نے دلی دعاؤں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کو سپرد خاک کیا۔

(دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 183 شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان)

دور خلافتِ ثالثہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بشارات:

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نافلہ موعود کی پیشگوئی کے مصداق تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود بیٹے اور پوتے کی یہ خبر ان حالات میں دی گئی جب کہ حضور علیہ السلام کے خلاف تکفیر کا بازار گرم تھا اور معاندین ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''خدا جیسے پہلے تھا اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسے پہلے تھیں اب بھی ہیں اور اس کو نشان دکھانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھرتم کیوں صرف قصوں پر راضی ہرتے ہو۔''

چنانچہ نافلہ موعود کے بارہ میں جو بشارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئیں وہ یہ ہیں:

''تَرٰی نَسْلاً بَعِيْدًا-اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعُلٰی کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ -اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةٍ لَکَ۔

اور تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہو گا گویا آسمان سے خدا اترے گا ۔ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرا پوتا ہو گا۔''

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا: اِنَّـا نُبَشِّـرُکَ بِغُلَامٍ نَـافِلَةً لَکَ۔ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔''

پس پوتے کے لئے بیٹے کا لفظ بکثرت ہر زبان میں استعمال ہوتا ہے۔اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت ام

المومنینؓ نے اپنے تمام پوتوں میں سے صرف حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنے بیٹوں کی طرح پالا اور ان کی تربیت فرمائی۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ 9۔از محمود مجیب اصغر صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ (1909ء تا1982ء) ابتدائی زندگی:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فرزند کی بشارت دی تھی۔چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''مجھے بھی خدائے تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہو گا''۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ320)

غرض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ایک رنگ سے موعود خلیفہ ہیں۔ ان پیش خبریوں کے مطابق حضرت ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ 16نومبر1909ء کو بوقت شب قادیان میں پیدا ہوئے۔ 17اپریل1922ء کو جب کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی عمر 13سال تھی حفظ قرآن کی تکمیل کی توفیق ملی۔ بعد ازاں حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سے عربی اور اُردو پڑھتے رہے۔ پھر مدرسہ احمدیہ میں دینی علوم کی تحصیل کیلئے باقاعدہ داخل ہوئے اورجولائی1929ء میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے پنجاب یونیورسٹی سے ''مولوی فاضل'' کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد میٹرک کاا متحان دیا اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو کر1934ء میں بی ۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ اگست 1934ء میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شادی ہوئی۔ 6ستمبر1934ء کو بغرض تعلیم انگلستان کیلئے روانہ ہوئے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کر کے نومبر1938ء میں واپس تشریف لائے۔ یورپ سے واپسی پر جون1939ء سے اپریل1944ء تک جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔ فروری1939ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر بنے۔ اکتوبر1949ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بنفس نفیس خدام الاحمدیہ کی صدارت کااعلان فرمایا تو نومبر1954ء تک بحیثیت نائب صدر مجلس کے کاموں کو نہایت عمدگی سے چلاتے رہے۔مئی1944ء سے لے کر نومبر1965ء تک (یعنی تا انتخاب خلافت) تعلیم الاسلام کالج کی پرنسپلی کے فرائض سر انجام دیئے۔ جون1948ء سے جون1950ء تک فرقان بٹالین کشمیر کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے رہے۔آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اس بٹالین کی انتظامی کمیٹی کے ممبر تھے۔ 1953ء میں پنجاب میں فسادات ہوئے اور مارشل لا (Martial Law) کا نفاذ ہوا تو اس وقت آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس طرح سنت یوسفی کے مطابق آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو کچھ عرصہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ 1954ء میں مجلس انصار اللہ کی زمامِ قیادت آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کی گئی۔مئی 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو صدر انجمن احمدیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ کالج کی پرنسپلی کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے کاموں کی نگرانی بھی تا انتخاب خلافت آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہی سپرد رہی۔تقسیم ملک سے قبل باؤنڈری کمیشن (Boundary Commision) کیلئے مواد فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور حفاظت مرکز(قادیان)کے کام کی براہ راست نگرانی کرتے رہے۔

(دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 184 تا 186 شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان)

انتخاب خلافت ثالثہ:

مئورخہ 7نومبر1965ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ مجلس انتخاب کا اجلاس بہ صدارت جناب حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا جس میں حسب قواعد ہر ممبر نے خلافت سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو آئندہ کے لئے خلیفۃ المسیح اور امیر المؤمنین منتخب کیا۔ اراکین مجلس انتخاب نے اسی وقت آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی جس کے بعد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور پھر تمام موجود احباب نے جن کی تعداد اندازاً پانچ ہزار تھی رات کے ساڑھے دس بجے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔

(حیات ناصرؒ جلد 1 صفحہ358)

انتخاب خلافت سے اگلے روز مؤرخہ 9 نومبر1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ہزاروں سوگوار احباب جماعت کے جلوس کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تابوت لے کر بہشتی مقبرہ پہنچے اور پچاس ہزاراحباب جماعت کے ساتھ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ چھ تکبیرات کہیں اور تدفین کے بعد لمبی پُرسوز دعا کروائی۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ362،363)

خلافت ثالثہ کی چند بابرکت تحریکات:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور خلافت میں متعدد تحریکیں جاری فرمائیں جن کا مختصر ذکر درج ذیل ہے:

پہلی تحریک:

17دسمبر1965ء کو جب ملک میں غلّہ کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے امرا اور خوشحال طبقہ کوتحریک کی کہ وہ غربا، مساکین اور یتامیٰ کے لئے مناسب بندوبست کریں اور کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو بھوکا سوئے اس پر جماعت نے بصدشوق عمل کیا اور کر رہی ہے۔

دوسری تحریک:

1965ء میں اس تعلق اور محبت کے اظہار کے لئے جو جماعت کو حضرت فضل عمر سے ہے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے 25لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔ جماعت نے بفضلِ ایزدی 36 لاکھ سے زائد رقم اس مدمیں پیش کی۔ اس فنڈ سے فضل عمر لائبریری قائم ہو چکی ہے۔ نیز علمی اور تحقیقی شوق پیدا کرنے کے لئے ہزا ر ہزار رپے کے 5 انعامات ہر سال بہترین مقالہ نگاروں کو پیش کئے جاتے ہیں۔

تیسری تحریک:

تعلیم القرآن کے بارے میں ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جماعت میں کوئی فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔ جو ناظرہ پڑھ سکتے ہوں وہ ترجمہ سیکھیں اور قرآنی معارف سے آگاہ ہوں۔

چوتھی تحریک:

وقفِ عارضی کی ہے۔ اس تحریک کے تحت واقفین دو سے چھ ہفتوں تک اپنے خرچ پر کسی مقررہ مقام پر جا کر قرآن کریم پڑھاتے اور تربیت کا کام کرتے ہیں۔

پانچویں تحریک:

مجلس موصیان کا قیام ہے۔ موصیوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں تعلیم القرآن کا انتظام کریں اور نگرانی کریں کہ کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ جو قرآن کریم نہ جانتا ہو۔

چھٹی تحریک:

بد رسوم کو ترک کرنے کی جاری فرمائی۔

ساتویں تحریک:

چندہ وقف جدید اطفال کی ہے جس کے تحت احمدی طفل کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ 50پیسے ماہوار وقفِ جدید کا چندہ ادا کر کے اس کے مالی جہاد ی میں شریک ہو۔

آٹھویں تحریک:

جلسہ سالانہ1973ء میں صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:
''تسبیح وتحمید اور درود شریف کا بالا لتزام وِرد کرنا ہے۔ بڑے کم از کم 200 مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم -اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ** کا ورد کریں اور 100 بار استغفار کریں۔ 15 سے25سال عمر والے100بار تسبیح پڑھیں اور33مرتبہ استغفار۔ 7 سے15سال تک عمر والے 33مرتبہ تسبیح پڑھیں اور 11مرتبہ استغفار ۔ 7سال سے کم عمر والے بچوں کو والدین 3 بار تسبیح اور استغفار پڑھائیں۔

نویں تحریک ''نصرت جہاں ریزرو فنڈ (Reserve Fund) سکیم:

1967ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے متعدد ممالک کا دورہ کیا اور ڈنمارک (Denmark) کے دارالسلطنت کوپن ہیگن (Copenhagen)میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے علاوہ اقوامِ مغرب کو جلد آنے والی تباہیوں کے متعلق انذار فرمایا۔ پھر1970ء میں حضور نے مغربی افریقہ کے سات ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں منشائے الٰہی سے ایک خاص پروگرام کا اعلان فرمایا جس کا نام حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے''لیپ فارورڈ پروگرام (Leap Forward Programme)''تجویز کیا اور اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایک لاکھ پونڈ (One hundred thousand

(Pounds Sterling) کا ''نصرت جہاں ریزرو فنڈ'' قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔اس تحریک کا مقصد افریقہ میں اسلام کا قیام و استحکام تھا۔اس فنڈ سے افریقہ کے ممالک میں مزید تعلیمی سنٹر کھولے گئے۔اس کے علاوہ وہاں طبی مراکز بھی قائم ہوئے۔اسی فنڈ سے افریقہ کسی ملک میں ایک طاقتور ریڈیوسٹیشن قائم کرنے کی تجویز تھی۔اسی طرح ایک بڑا پریس مرکز میں قائم کرنے کی تجویز تھی جس کے ذریعہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دوسرا اسلامی لٹریچر شائع کا جانا تھا۔

دسویں تحریک ''صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سکیم'':

اللہ تعالیٰ کے منشا اور حکم کے مطابق جماعت احمدیہ کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی۔ اس لحاظ سے 1989ء میں اس کے قیام پر سو سال پورے ہوئے اس سال سے جماعت کی دوسری صدی شروع ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی بشارات کے مطابق انشاء اللہ غلبہاسلام کی صدی ہو گی۔ اس دوسری صدی کے استقبال کے لئے جس کے شروع ہونے میں ابھی سولہ سال باقی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسب منشاء الٰہی جلسہ سالانہ 1973ء کے موقع پر جماعت ہائے بیرون کی تربیت، اشاعت اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے، غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تک لانے اور نوع انسان کے دل خدا اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کیلئے ایک عظیم منصوبے کا اعلان فرمایا۔ اس کے اغراض و مقاصد کی وضاحت اس منصوبے کی تکمیل کیلئے مالی قربانی کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا:

> ''میں نے مخلصین جماعت سے آئندہ سولہ سال میں ڈھائی کروڑ روپیہ (Rs. 2,50,00,000) جمع کرنے کی اپیل کی تھی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ یہ رقم پانچ کروڑ (Rs., 5,00,00,000) تک پہنچ جائے گی''۔

قرآن مجید کی عالمی اشاعت:

خلافت ثالثہ کا ایک اہم کارنامہ قرآن کریم کی وسیع اشاعت ہے۔ اس غرض کے لئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں ہوٹلوں میں قرآن کریم رکھنے کی ایک مہم جاری فرمائی جس کے نتیجہ میں درجنوں ممالک کے ہوٹلوں (Hotels) میں کلام پاک کے ہزارہا نسخے رکھوائے گئے اور یہ سلسلہ برابر جاری اور ترقی پذیر ہے۔

مسجد بشارت کی تاسیس:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک کارنامہ مسجد بشارت کا سنگِ بنیاد رکھنا ہے۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ جون تا اکتوبر1980ء یورپ کے سفر کے دوران سپین (Spain) تشریف لے گئے اور قرطبہ (Cordoba) سے بائیس تئیس میل دور قصبہ میں پیدور آباد (Pedro Abad) میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو 44 سال بعد تعمیر ہونے والی سپین میں پہلی مسجد ہے۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ 441 تا446۔ از محمود مجیب اصغر صاحب)

1974ء کا پر آشوب دور:

1974ء کا سال ایک عظیم ابتلا لے کر آیا۔اس وقت کی حکومت کی شہ پر پاکستان میں احمدیوں کے قتل و غارت اور لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم رہا۔ معاندین نے احمدیوں کی مساجد، قرآن کریم کے نسخے اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیوں کے گھر نذر آتش کئے، احمدیوں کی دکانیں اور کاروبار تباہ کر دیئے گئے، فیکٹریوں کو آگ لگائی گئی، کئی احمدی شہید کر دیئے گئے،

غرضیکہ احمدیوں کو بڑی قربانیاں دینا پڑیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو پہلے تحقیقاتی ٹربیونل میں بیان دینے کے لئے لاہور طلب کیا گیا اور پھر جرح کے لئے پاکستان قومی اسمبلی میں اسلام آباد بلایا گیا۔ کئی روز کی جرح کے دوران حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کی خوب ترجمانی فرمائی۔

جماعت کے لئے یہ بہت نازک وقت تھا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کی دلداری فرماتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل کئی کئی راتیں جاگ کر مناجات کرتے رہے اور مخالفت اور ظلم و تشدد کے طوفان کے آگے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہوگئے اور اپنی دعاؤں اور اُولوالعزمی سے اس طوفان کا رُخ موڑ دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو آئینی اغراض کی خاطر غیر مسلم قرار دیا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا: ”وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ“ کہ تم اپنے مکان وسیع کرو۔ میں ان استہزا کرنے والوں کے لئے کافی ہوں۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو بھی مصیبت زدہ احمدی ملاقات کے لئے آتا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے مل کر وہ تمام دُکھ بھول جاتا اور تعلق باللہ اور توکل اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بشارتوں کے نتیجہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے چہرے پر جو بشاشت تھی وہ ملاقات کے بعد ان کے چہروں پر بھی منتقل ہو جاتی اور وہ ہنستے مسکراتے باہر جاتے اور جو قربانیاں اللہ تعالیٰ ان سے لے رہا تھا ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

پاکستان قومی اسمبلی کے اس فیصلے کی کئی مسلمان حکومتوں نے توثیق کی اور عالمی سطح پر اس مسئلہ کو پہنچانے کی کوشش کی،اس موقع پر آپ حضرت مصلح موعود کو دی جانے والی اس خدائی بشارت کے مصداق ہوئے جس میں کہا گیا تھا کہ:

”میں تجھے ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا۔“

1974ء کے مصائب سے اس طرح بچ نکلنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کا ثمرہ لگتا ہے جس میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار دین کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور جیسا کہ عرض کرتے ہیں۔

کریما صد کرم کن ،بر کسے کو ناصر دیں است
بلائے او بگرداں، گر گہے آفت شود پیدا

اس طرح 1974ء سے جماعت احمدیہ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

(حیات ناصر جلد 1 صفحہ398،399از محمود مجیب اصغر صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کا سانحہ:

آخری خطاب:

6مئی1982ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتامی خطاب فرمایا جو کسی جماعتی تنظیم سے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا آخری خطاب ہے۔

ربوہ میں آخری خطبہ جمعہ:

21مئی1982ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور 23مئی کو حضور اسلام آباد تشریف لے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور انتقال پُر ملال:

قیام اسلام آباد کے دوران26 مئی1982ء کو حضور پُر نور رحمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت علیل ہو گئی۔ بروقت علاج سے بفضل تعالیٰ افاقہ ہو گیا لیکن 31 مئی کو اچانک طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ ڈاکٹری تشخیص سے معلوم ہوا کہ دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ علاج کی ہر ممکن کوشش کی گئی اور 8 جون تک صحت میں بتدریج بہتری پیدا ہوتی گئی لیکن 8 اور 9 جون یعنی منگل اور بدھ کی درمیانی شب پونے بارہ بجے کے قریب دل کا دورہ شدید حملہ ہوا اور بقضائے الٰہی پونے ایک بجے رات ''بیت الفضل'' اسلام آباد پاکستان میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

9جون1982ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا جسدِ اطہر اسلام آباد سے ربوہ لایا گیا۔ 10جون کو سیّدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر احاطہ بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں ایک لاکھ کے قریب احباب شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں جانب شرق حضور کی تدفین عمل میں آئی۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے73برس کی عمر پائی۔

(حیات ناصر جلد 1صفحہ428،77از محمود مجیب اصغر صاحب)

دورخلافتِ رابعہ:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ (1928ء تا2003ء):

ابتدائی زندگی:

ہمارے پیارے امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کے حرم ثالث حضرت سیدہ ام طاہر مریم بیگم صاحبہ کے بطن سے18دسمبر1928ء (5رجب1347ھ) کو پیدا ہوئے۔

(الفضل 21دسمبر1928ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نانا حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور سید خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ بڑے عابد و زاہد اور مستجاب الدعوت بزرگ تھے جنہوں نے1901ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بھی نہایت پارسار اور بزرگ خاتون تھیں جو اپنے اکلوتے بیٹے کی تعلیم وتربیت کا بے حد خیال رکھتی تھیں اور اسے نیک، صالح اور عاشق قرآن دیکھنا چاہتی تھیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے1942ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور ایف ایس سی تک تعلیم حاصل کی۔ 7 دسمبر1947ء کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور 1953ء میں نمایاں کامیابی کے ساتھ شاہد کیا۔ اپریل1955ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ یورپ تشریف لے گئے اور لنڈن یونیورسٹی (University of London) کے سکول آف اورینٹل اسٹڈیز (School of Oriantle Studies)میں تعلیم حاصل کی۔ 14اکتوبر1957ء کو ربوہ واپس تشریف لائے۔ 12نومبر1958ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو وقف جدید کی تنظیم کا ناظم ارشاد مقرر فرمایا۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں اس تنظیم نے بڑی تیز رفتاری سے ترقی کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے آخری سال میں اس تنظیم کا بجٹ ایک لاکھ ستر ہزار روپے تھا جو خلافت ثالثہ کے آخری سال میں

بڑھ کر دس لاکھ پندرہ ہزار تک پہنچ گیا۔ نومبر 1960ء سے1966ء تک آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نائب صدر خدام الاحمدیہ رہے۔ 1960ء کے جلسہ سالانہ پر آپ رحمہ اللہ تعالیٰنے پہلی مرتبہ اس عظیم اجتماع میں خطاب فرمایا۔ اس کے بعد قریباً ہر سال ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب فرماتے رہے۔ 1961ء میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اِفتا کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے۔ 1966ء سے1969ء تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے۔ یکم جنوری 1970ء کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے ایک نمائندہ پانچ رُکنی وفد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی قیادت میں پاکستان اسمبلی کے سامنے جماعت احمدیہ کے مؤقف کی حقانیت کو دلائل و براہین سے واضح کیا۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اس وفد کے ایک رکن تھے۔ یکم جنوری1979ء کو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس انصار اللہ مقرر ہوئے اور خلیفہ منتخب ہونے تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ 1970ء میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن (Ahmadiyya Archetects and Engineers Association)کے سرپرست(Patron) مقرر ہوئے۔ جلسہ سالانہ1970ء کے موقع پر اس ایسوسی ایشن نے جلسہ کی تقاریر کے ساتھ ساتھ انگریزی اور انڈونیشین زبان میں ترجمہ پیش کرنے کا کامیاب تجربہ کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دورِ خلافت:

10جون1982ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بعد نماز ظہر بیت مبارک میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید منعقد ہوا اور آپ کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کیا گیا اور تمام حاضرین مجلس نے انتخاب کے معاً بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ 28 جولائی 1982ء کو یورپ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام کا بڑا مقصد مختلف مشنز (Missions) کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور مسجد بشارت سپین (Spain) کا معینہ پروگرام کے مطابق افتتاح کرنا تھا۔ اس سفر میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی، آسٹریلیا، سوئٹزر لینڈ، ہالینڈ، سپین اور انگلستان کا دورہ کیااور وہاں کے مشنز (Missions) کا جائزہ لیا۔ سفر کے دوران تبلیغ و تربیت اور مجالس عرفان کے علاوہ استقبالیہ تقاریب، 18پریس کانفرنسوں اور زیورک میں ایک پبلک لیکچر کے ذریعہ اہل یورپ کو پیغام حق پہنچایا۔ انگلستان میں دو نئے مشن ہاؤسز کا افتتاح کیا۔ یورپ کے ان ممالک میں ہر جگہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کا نظام قائم فرمایا۔ نیز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام ممالک کے احمدیوں کو توجہ دلائی کہ وہ شرح کے مطابق لازمی چندوں کی ادائیگی کریں۔

10ستمبر1982ء کو حسب پروگرام حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے''مسجد بشارت'' سپین کا تاریخ ساز افتتاح فرمایا اور واضح کیا کہ احمدیت کا پیغام امن و آشتی کا پیغام ہے اور محبت و پیار سے اہل یورپ کے دل اسلام کے لئے فتح کئے جائیں گے۔ ''مسجد بشارت'' پیدرو آباد کے افتتاح کے وقت مختلف ممالک سے آنے والے قریباً دو ہزار نمائندے اور دو ہزار کے قریب اہالیانِ سپین نے شرکت کی۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعہ بیت بشارت کے افتتاح کا سارے یورپ بلکہ دوسرے ممالک میں بھی خوب چرچا ہو اور کروڑوں لوگوں تک سرکاری ذرائع سے اسلام کا پیغام پہنچ گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے فضل سے یورپ میں اب ایسی ہوا چلی ہے کہ اہل یورپ دلیل سننے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

دو ابتدائی بابرکت تحریکات:

1۔ تحریک بیوت الحمد:

سپین میں تعمیر بیت کی توفیق ملنے پر ہر احمدی کا دل حمد باری تعالیٰ سے لبریز تھا اس حمد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29اکتوبر 1982ء (اخاء1361ہش)میں ارشاد فرمایا کہ خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ہمیں غربا کیلئے مکان بنوانے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی طرف سے اس فنڈ میں دس ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا۔

2۔ داعی الیٰ اللہ بننے کی تحریک:

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1983ء کے آغاز میں ہی اپنے متعدد خطبات جمعہ میں جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ موجودہ زمانہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اور بچہ دعوت الیٰ اللہ کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے میدان عمل میں اتر آئے تا کہ وہ ذمہ داریاں کماحقہ ادا کی جا سکیں جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ اس تحریک کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت ایسے مہلک ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں جن کے ذریعہ چندلمحوں میں وسیع علاقوں سے زندگی کے آثار مٹائے جا سکتے ہیں۔ ایسے خطرناک دور میں جب کہ انسان کی تقدیر لا مذہبی طاقتوں کے ہاتھ آچکی ہے اور زمانہ تیزی سے ہلاکتوں کی طرف جا رہا ہے۔ احمدیت پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ احمدیت دنیا کو ہلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔آخری ان معنوں میں کہ اگر یہ بھی نا کام ہوگیا تو دنیا نے لازماً ہلاک ہو جانا ہے اور اگر کامیاب ہو جائے تو دنیا کو لمبے عرصہ تک اس قسم کی ہلاکتوں کا خوف دامن گیرنہیں رہے گا۔

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دوعظیم کارنامے:

1) ایم۔ٹی۔اے (M.T.A):

7جنوری 1994ء کو خطبہ جمعہ سے ایم ٹی اے کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا۔ ہر احمدی جو خلیفۂ وقت سے دوری کا درد محسوس کر رہا تھا ان نشریات سے بہت خوش ہوا۔گویا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ گھر گھر آگئے۔ ایم ٹی اے جہاں بڑوں کے لئے علم میں اضافے اور سکون کا باعث بنا وہاں بچوں کی تربیت اور خلافت سے وابستگی کا ذریعہ بھی بنا۔ 1994ء میں جماعت احمدیہ امریکہ(U.S.A) کی مشترکہ کوششوں سے ارتھ اسٹیشن (Earth Station) کا قیام عمل میں آیا۔ 1995ء میں انٹرنیٹ (Internet) پر احمدیہ ویب سائٹ (Web Site) قائم ہوئی۔ یکم اپریل 1996ء سے چوبیس گھنٹے نشریات کا آغاز ہوا۔7جولائی1996ء گلوبل بیم (Global Beam) کے ذریعے نشریات جاری ہوئیں۔ 1999ء میں ڈیجیٹل (dijital)نشریات کا آغاز ہوا۔

(سیدنا طاہر سوونیئر مطبوعہ جماعت احمدیہ برطانیہ صفحہ 19 تا 24)

عالمگیر دعوت الی اللہ اور عالمی بیعتیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پیغام دین حق کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کی سچی تڑپ اور حقیقی لگن سے کام کیا۔تعلیم و تربیت کے جدید ذرائع سے بھر پور فائدہ اٹھایا۔ ہر احمدی کو داعی الی اللہ قرار دیا۔ جماعت175ممالک میں مضبوطی سے قائم ہو ئی۔ دس سالوں میں17 کروڑ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(سیدنا طاہر سووینئر مطبوعہ جماعت برطانیہ۔صفحہ24،19)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی انقلاب انگیز تحریکات کی تفصیل:

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ خلافت میں متعدد تحریکات فرمائیں۔بعض تحریکات خصوصی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلانے کیلئے تھیں اور بعض اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے عملی اقدامات کے طور پر کی گئیں جبکہ بعض کا تعلق خدمت خلق کے روشن پہلوؤں سے ہے۔ ان تمام تحریکات کا احاطہ کرنا اس مضمون میں ممکن نہیں تاہم ان میں سے بیشتر تحریکات درج ذیل ہیں:۔

= پہلے مطبوعہ پیغام میں عالم اسلام اور فلسطین کی بہتری کے لئے دعاؤں کی تحریک(الفضل13جون82ء)
= جھوٹ کے خلاف جہاد کی تحریک(درس القرآن19جولائی82ء)
= لجنہ کو عالمگیر دعوت الیٰ اللہ کا منصوبہ بنانے کی تحریک(اجتماع لجنہ 16اکتوبر82ء)
= محرم میں کثرت سے درود پڑھنے کی تحریک(مجلس عرفان24اکتوبر82ء)
= بیوت الحمد سکیم کا اعلان(خطبہ جمعہ29اکتوبر82ء)یہ حضور کے دور کی پہلی مالی تحریک ہے۔
= وقف بعد از ریٹائر منٹ کی تحریک(اجتماع انصار اللہ 5نومبر82ء)
= تحریک جدید دفتر اول و دوم کو تا قیامت جاری رکھنے کی تحریک(خطبہ 5نومبر82ء)
= باہمی جھگڑے ختم کرنے کی تحریک(خطبہ5نومبر82ء)
= نمازوں کی حفاظت کرنے کی تحریک(خطبہ19نومبر82ء)
= مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات تیار کرنے کی تحریک(خطاب استقبالیہ تحریک جدید2دسمبر82ء)
= امریکہ میں5نئے مراکز اور مساجد کے قیام کی تحریک(15دسمبر82ء)
= احمدی خواتین کو پردہ کی پابندی کی تحریک(خطاب جلسہ سالانہ27دسمبر82ء)
= الفضل اور ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار کرنے کی تحریک(خطاب جلسہ سالانہ27دسمبر82ء)
= کینیڈا میں نئے مراکز تبلیغ اور مساجد کی تحریک(20اپریل83ء)
= عید پر غربا کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کی تحریک(12جولائی83ء)
= بد رسوم کے خلاف جہاد کی تحریک(خطبہ جمعہ16دسمبر83ء)
= جلسہ کے لئے 500 دیگوں کی تحریک(الفضل8فروری84ء)
= برطانیہ اور جرمنی میں دو نئے مرکز قائم کرنے کی تحریک(خطبہ جمعہ18مئی84ء)
= حبشہ (Ethiopia)کے مصیبت زدگان کی مالی امداد(خطبہ 9نومبر84ء)
= حفظ قرآن کی تحریک(11نومبر84ء)
= نستعلیق کتابت کے لئے کمپیوٹر کی خرید(خطبہ 12جولائی85ء)
= تحریک جدید کے دفتر چہارم کا آغاز(خطبہ 25اکتوبر85ء)

= قیام نماز کیلئے ذیلی تنظیمیں ہر ماہ اجلاس کریں(خطبہ 8 نومبر 85ء)
= وقف جدید کو عالمگیر کرنے کا اعلان(خطبہ 27 دسمبر 85ء)
= سیدنا بلال فنڈ کا قیام(خطبہ 14 مارچ 86ء)
= توسیع مکان بھارت فنڈ(خطبہ 28 مارچ 86ء)
= جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی تحریک(خطبہ 8 اگست 86ء)
= فتنہ شدھی کے خلافت جہاد(خطبہ 22 اگست 86ء)
= متاثرین زلزلہ ایل سلوا ڈور (El Salvador) کی امداد(خطبہ 17 اکتوبر 86ء)
= لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے نئے ہال و دفتر کے لئے چندہ(خطبہ 16 جنوری 87ء)
= صد سالہ جوبلی سے پہلے ہر خاندان ایک نیا احمدی خاندان بنائے (خطبہ 30 جنوری 87ء)
= صد سالہ جوبلی ہر ملک میں ایک یادگار عمارت بنائی جائے (خطبہ 6 فروری 87ء)
= تحریک وقف نو کا اعلان(خطبہ 3 اپریل 87ء)
= توسیع مسجد نور ہالینڈ (Holland) (خطبہ 21 اگست 87ء)
= منہدم شدہ مساجد کی تعمیر کریں(خطبہ 18 ستمبر 87ء)
= اسیران کی فلاح و بہبود کیلئے کوشش(خطبہ 4 دسمبر 87ء)
= نصرت جہاں سکیم کی تنظیم نو(خطبہ 22 جنوری 88ء)
= سپینش (Spanish) سیاحوں کی میزبانی کی تحریک(خطبہ 4 اگست 88ء)
= نوجوانوں کو شعبۂ صحافت سے منسلک ہونے کی تحریک(خطبہ 24 فروری 89ء)
= احمدی خاندان اپنی تاریخ مرتب کریں(خطبہ 17 مارچ 89ء)

(سیدنا طاہر نمبر۔صفحہ 26،27 سووینئر جماعت برطانیہ)

= مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن (Washington D.C.) کے لئے چندہ(خطبہ 7 جولائی 89ء)
= افریقہ و ہندوستان کے لئے 5 کروڑ کی تحریک(خطاب جلسہ سالانہ یو کے 89ء)
= پانچ بنیادی اخلاق اپنانے کی تحریک(خطبہ 24 نومبر 89ء)
= واقفین نو کو تین زبانیں سیکھنے کی تحریک(خطبہ یکم دسمبر 89ء)
= متاثرین زلزلہ ایران (Iran) کے لئے امداد(جون 89ء)
= روس (Russia) میں دعوت الیٰ اللہ اور وقف عارضی(خطبہ 15 جون 90ء۔18 اکتوبر 91ء)
= فاقہ زدگان افریقہ کے لئے امداد(خطبہ 18 جنوری 91ء)
= مہاجرین لائبیریا (Liberia) کیلئے امداد کی تحریک(خطبہ 26 اپریل 91ء)
= کفالت یتامیٰ کی تحریک(جنوری 91ء)
= خدمت خلق کی عالمی تنظیم کا اعلان(خطبہ 28 اگست 92ء)
= مختلف شعبوں کے احمدی ماہرین کو سابق روسی (Russian) ریاستوں میں جانے کی تحریک(خطبہ 2 اکتوبر 92ء)
= بوسنیا (Bosnia) کے یتیم بچوں، صومالیہ (Somalia) کے قحط زدگان کیلئے امداد(خطبہ 30 اکتوبر 92ء)
= مسی ساگا (Mississagua) (ٹورنٹو کینیڈا) کی احمدیہ مسجد کیلئے عطیات(خطبہ 30 اکتوبر 92ء)
= 1993ء کو انسانیت کا سال منانے اور بہبود انسانی کی تحریک(خطبہ یکم جنوری 93ء)

= ظلم کے خلاف آواز اٹھانے ،تمام ممالک کے سربراہان سے رابطہ کر کے انہیں تقویٰ اور سچائی کی راہ پر بلانے کی تحریک(خطبہ 22 جنوری93ء)
= مظلومین بوسنیا کی مالی واخلاقی امداد(خطبہ29 جنوری93ء)
= مختلف مذاہب کیلئے نوجوانوں کی ریسرچ ٹیمیں بنانے کی تحریک(خطبہ14 مارچ93ء)
= گھر اور معاشرہ کو جنت نظیر بنانے کی تحریک(خطبہ16 اپریل93ء)
= جماعتی اجلاسوں میں بزرگوں کے تذکرے کریں(خطبہ13 اگست93ء)
= بزرگ پرستی سے بچیں تا آئندہ نسلیں بچ جائیں(خطبہ13 اگست93ء)
= قطب شمالی (North Pole) کی پہلی مسجد کے لئے مالی تحریک(خطبہ8 اکتوبر93ء)
= شہد پر منظّم تحقیق کرنے کی تحریک(پروگرام ملاقات6 جون94ء)
= مظلومینِ رونڈا (Rawanda)کے لئے مالی امداد(خطبہ22 جولائی94ء)
= نو مبایعین کیلئے مرکزی تربیت گاہوں کا قیام(خطبہ19 اگست94)
= کینسر پر ریسرچ کی تحریک(پروگرام ملاقات 6 دسمبر94ء)
= M.T.A کیلئے متنوع اور دلچسپ پروگرام بنائیں(خطبہ16 دسمبر94ء)
= انگلستان کی مرکزی مسجد کے لیے پانچ ملین پاؤنڈ کی تحریک(خطبہ24 فروری94ء)
= نظام شوریٰ کے چارٹر کو دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنے کی تحریک(خطبہ31 مارچ95ء)
= اُمرائے اضلاع امارات کے تقاضے پورے کرے(خطبہ14 جون96ء)
= مشرقی یورپ میں جماعتی ضروریات کیلئے 15 لاکھ ڈالرز کی تحریک(خطبہ27 دسمبر96ء)
= ہر احمدی گھرانہ ڈش انٹینا لگائے(مجلس سوال و جواب10 جنوری97ء)
= شاملین وقف جدید کی تعداد بڑھائیں(خطبہ2 جنوری98ء)
= ''سرخ کتاب''رکھنے کی تحریک(خطبہ7 اگست98ء)
= بیلجیم (Belgium) کی مسجد کیلئے مالی امداد(خطبہ یکم مئی98ء)
= خلیفۂ وقت کا خطبہ براہ راست سنیں(خطاب جلسہ سالانہ بیلجیم3 مئی98ء)
= درس القرآن ایم ٹی اے سے استفادہ کریں(خطبہ19 جون98ء)
= ''عمل الترب''پر ریسرچ کریں(پرگرام ملاقات14 ستمبر98)
= امانتوں کا حق ادا کریں(سلسلہ خطبات28 اگست تا18 ستمبر98ء)
= امیر مسلم ممالک غریب ملکوں کے بچوں کیلئے دولت مختص کریں(خطبہ25 دسمبر98ء)
= یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی مالی تحریک نیز اہل عراق کے بچوں یتیموں اور بیواؤں کے لئے دعا کی تحریک (خطبات جمعہ29 جنوری,5 فروری99ء)
= تعمیر مساجد کا منصوبہ(خطبہ19 مارچ99ء)
= لواحقین کو شہداء کی تفصیلات جماعتی ریکارڈ کے لیے بھجوانے کی تحریک(خطبہ21 مئی99ء)
= نوافل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ.......پڑھنے کی تحریک(خطبہ19 نومبر99ء)
= پاک زبان استعمال کرنے کی تحریک(4 فروری2000ء)
= جماعت انڈونیشیا (Indonesia)انفاق سبیل اللہ کی مثال بنے اور آئندہ 25سال میں ایک کروڑ ہو جائیں

(خطبات جلسہ انڈونیشیا 2 جولائی2000ء)

= بیت الفتوح لندن کے لئے مزید 5 ملین پاؤنڈز (5,000,000) کی تحریک (خطبہ16فروری2001ء)

= مریم شادی فنڈ کا اجرا (خطبہ21،28فروری2003ء)

= ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)کے ذریعہ عراق (Iraq) کی مالی امداد کی تحریک(خطبہ4اپریل2003ء)

(سیدنا طاہر نمبر۔صفحہ28،29۔سووینئر جماعت برطانیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصانیف وعلمی کارہائے نمایاں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ انقلاب انگیز لٹریچر قبولیت کی سند عام حاصل کر چکا ہے اور مغرب ومشرق کے دانشوروں اور مفکروں نے اسے زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی متعدد تالیفات کے مختلف زبانون میں تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی مطبوعات کی فہرست درج ذیل ہے:

1۔ مذہب کے نام پر خون.......1962ء

2۔ ورزش کے زینے..........1965ء

3۔ احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟......1968ء

4۔ آیت خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)کا مفہوم اور جماعت احمدیہ کا مسلک 1968ء

5،6۔ سوانح فضل عمر جلد اول ،جلد دوم.......1975ء

7۔ رسالہ’’ربوہ سے تل ابیب تک‘‘پر تبصرہ........1976ء

8۔ وصال ابن مریم مطبوعہ لاہور.........1979ء

9۔ اہل آسٹریلیا سے خطاب اردو انگریزی..........1983ء

10۔ مجالس عرفان1983-84 کراچی..........1989ء

11۔ سلمان رشدی کی کتاب پر محققانہ تبصرہ............1989ء

12۔ خلیج کا بحران اور نظام جہان نو............1992ء

13۔ Islam's Response to Comtemporary Issues 1992ء

14۔ ذوق عبادات اور آداب دعا............1993ء

15۔ Christianity - A Journey From Facts to Fiction......1994ء

16۔ زہق الباطل.........1994ء

17۔ Absolute Justice.......1996ء

18۔ کلام طاہر (شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی)........1996ء

19۔ Revelation, Rationality Knowledge & Truth.....1998ء

20۔ قرآن کریم کا اردو ترجمہ(مع حواشی کل صفحات1315،طبع اول لندن جولائی2000ء)

(سیدنا طاہر نمبر،سووینئر۔صفحہ25،26۔جماعت برطانیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی المناک وفات:

دور خلافت رابعہ کے آخری لمحات:

19اپریل2003ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت عظیم سانحہ کا دن تھا اِس لئے کہ اس دن ہمارے دلوں کی دھڑکن، ہمارا پیارا، ہمارے دل کا سہارا، ہمارا محبوب قائد، وہ وجود جو سینکڑوں وجودوں اور بے شمار خصائل کا مجموعہ تھا ہم سے اچانک جدا ہو گیا۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ 18دسمبر1928ء کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی مقدس زندگی کی 75 بہاریں یوں لگتا ہے کہ پلک جھپکتے ہی گزر گئیں مگر یہ 75 بہاریں اپنے اندر اتنی بے شمار یادیں سمیٹے ہوئے ہیں کہ ان کا کئی کتابوں میں سمونا مشکل ہے۔ اتنی لمبی اور طویل یادوں کی فلم جب ہمارے سامنے آتی ہے اور دوسری طرف اس مقدس وجود کی المناک رحلت کا تصور کرتے ہیں تو دل بے شمار اداسیوں میں مبتلا ہو جاتاہے۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے روز ہی آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جسد اطہر دیدار کے لئے بیت الفضل لندن کے احاطے میں رکھ دیا گیا۔محمود ہال میں قطار اندر قطار دنیا بھر کے احمدی مرد و زن دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔ ایم ٹی اے کی بدولت دیدار کے مناظر پوری دنیا میں دیکھے گئے۔ آخری دیدار کا یہ سلسلہ اگلے دو روز تک جاری رہا۔ 23اپریل بروز بدھ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے جسد مبارک کو ایک قافلے کی صورت میں بیت الفضل لندن سے اسلام آباد ٹلفورڈ (Tilford)لے جایا گیا۔ روانگی اور اسلام آباد کے فضائی اور زمینی مناظر ایم ٹی اے پر نشر کئے گئے۔ اس مقدس قافلے کے ساتھ ساتھ ایک پولیس سکواڈ (Police Squad) بھی تھا۔ اسلام آباد میں جسد اطہر کو ایک چھوٹی مارکی میں رکھا گیا۔ نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی، خطاب اور عالمی بیعت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جنازہ پڑھایا۔ جسد اطہر کو مسلسل کندھا دیا اور پھر تدفین کی پوری کارروائی کے دوران قبر کے پاس موجود رہے۔ سب سے پہلے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبر میں مٹی ڈالی اور پھر دوسرے احباب کو موقع دیا گیا۔ لندن وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے سہ پہر اور پاکستان کے وقت کے مطابق 8:30 بجے رات قبر تیار ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا سے پہلے قبر پرحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام کی تختی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی نصب فرمائی۔

(الفضل 25اپریل2003۔صفحہ1)

دور خلافتِ خامسہ:

قدرت ثانیہ کے مظہر خامس:

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی المناک وفات کے بعد جماعت بہت بے تابی سے اپنے نئے عظیم روحانی لیڈر کی منتظر تھی اور احمدی بڑی بے قراری سے دعاؤں میں مصروف تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے 22 اپریل2003ء کو حضرت مرزامسرور احمد صاحب کو قدرت ثانیہ کو مظہر خامس کے طور پر منتخب فرمایا اور ایک بار پھر ہمارے خوف کو امن سے بدل دیا۔ قدرت ثانیہ کے مظہر خامس کےمختصر حالات درج ذیل ہیں:

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ 15 ستمبر 1950ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پوتے اورحضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نےتعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کیا اورتعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے کیا۔ 1976ء

میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکنامکس میں حاصل کی۔

31جنوری1977ء کو آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کی شادی مکرمہ سیدہ امتہ السبوح بیگم صاحبہ بنت محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ مرحومہ و مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ 2فروری کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایک صاحبزادی اَمتہ الوارث فاتح صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح احمد صاحب ڈاہری نواب شاہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سے نوازا۔

1977ء میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے زندگی وقف کی اور نصرت جہاں سکیم کے تحت اگست 1977ء میں غانا تشریف لے گئے۔ غانا (Ghana)میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام1977ء سے1975ء تک رہا۔ اس دوران آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول (Essarkyir)اور احمدیہ زرعی فارم ٹمالے(Tamale) شمالی غانا کے مینیجر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا میں گندم اُگانے کا پہلی بار کامیاب تجربہ کیا۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ 1975ء میں غانا سے پاکستان تشریف لائے اور17مارچ1975ء سے نائب وکیل المال ثانی کے طور پر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کا تقرر ہوا۔ 18جون1994ء آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے۔ 10دسمبر1997ء کو ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مقرر ہوئے اور تا انتخاب خلافت اس منصب پر مامور رہے۔ اگست1998ء میں صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے ۔بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت بھی خدمات بجالاتے رہے۔

1994ء تا1997ء چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ اسی عرصہ میں آپ صدر تزئین کمیٹی ربوہ بھی تھے۔ آپ نے گلشن احمد نرسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز بنانے کیلئے ذاتی کوشش اورنگرانی فرمائی۔

1988ء سے1995ء تک ممبر قضا بورڈ رہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں 77-1976ء میں مہتمم صحت جسمانی85-1984ء میں مہتمم تجنید 86-1985ء میں مہتمم مجالس بیرون اور90-1989ء میں نائب صدر خدا م الاحمدیہ پاکستان کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1995ء میں انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت و صحت جسمانی اور1995ء تا 1997ء قائدتعلیم القرآن کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1999ء میں ایک مقدمہ میں اسیران راہِ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ 30اپریل کو گرفتار ہوئے اور10مئی کو رہا ہوئے۔

(روزنامہ الفضل24اپریل2003ء)

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ایک پیش خبری:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تائید و نصرت کے وعدے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں وضاحت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔چنانچہ دسمبر1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔

اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

ترجمہ: اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ630)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بطور خلیفۃ المسیح انتخاب:

22اپریل2003ء کو لندن وقت کے مطابق11:40بجے رات آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کا مظہر خامس بنایا۔

(الفضل 24اپریل2003۔صفحہ2)

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بیعت عام سے قبل مختصر خطاب فرمایا جس کے الفاظ یہ ہیں:

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رَواں دَواں رہے۔''

(الفضل24اپریل2003ء،صفحہ2)

تجدید عہد:

اس موقع پر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اے جانے والے تو نے جس تیزی کے ساتھ دین کو اکناف عالم میں غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھایا ہم ہمیشہ اس مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہرقسم کی قربانی دیتے رہیں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے جانے والے محبوب قائد نے اس کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی آپ رحمہ اللہ تعالیٰ پر بے شمار برکتیں نازل ہوں۔ ہم آنے والے عظیم قائد سے خدا کو حاضر ناصر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے امن اورسلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے اور اپنے امام کی مدد ہمیشہ دعاؤں سے کرتے رہیں گے۔انشاء اللہ

تحریکات خلافتِ خامسہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرزا مسرور احمد صاحب مؤرخہ 22اپریل2003ء کو خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور کی بابرکت تحریکات کا درج ذیل ہیں:

1۔ دعوت الیٰ اللہ کے لئے عارضی وقف کی تحریک:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ4جون2004ء میں فرمایا:

''دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔''

(الفضل 31اگست 2004ء)

2۔ زیادہ سے زیادہ وصایا کرنے کی تحریک:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم اگست2004ء جلسہ سالانہ برطانیہ ے موقع پر فرمایا:

''چونکہ 2005ء میں نظام وصیت کے سو سال پورے ہو جائیں گے اس لئے کم از کم پچاس ہزار وصایا ہو جائیں۔ اس طرح2008ء تک خلافت جوبلی کے اظہار خوشنودی کے طور پر لازمی چندہ دہندگان میں سے کم از کم پچاس فیصد موصی ہو جائیں۔''

(مشعلِ راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ79،78)

3۔ صد سالہ خلافت جوبلی:

2008ء میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر استحکامِ خلافت اور اظہار خوشنودگی کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی2005ء میں مالی قربانی کی تحریک فرمائی اور اس صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے ایک روحانی پروگرام عطا فرمایا۔اس کی تفصیل تحریر ہے:

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ ،شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2 دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشا کے بعد سے لے کر فجر تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ (کم از کم سات مرتبہ غور اور تدبر سے)

4۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔ (روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ)

5۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔(روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ)

6۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ(روزانہ کم از کم33 مرتبہ)

7۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔(روزانہکم از کم 33مرتبہ)

8۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (روزانہ کم از کم 33)

9۔ مکمل درود شریف۔ (روزانہ کم از کم33مرتبہ پڑھیں)

(ماہنامہ ''خالد'' جولائی2005ء)

خلافت خامسہ کے اہم واقعات:

افتتاح بیت الفتوح (مورڈن):

مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر الفتوح کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے3اکتوبر2003ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کر کے فرمایا:

> ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے19اکتوبر1999ء کواس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ سنگ بنیاد میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیت المبارک قادیان کی اینٹ رکھی۔ اس کا رقبہ5.2 ایکڑ ہے جو 1996ء میں 2.23 ملین پاؤنڈ سے خریدا گیا۔ گنبد کا قطر 15.5 میٹر ہے جو چھت سے آٹھ میٹر اور گراؤنڈ کی سطح سے23 میٹر اُونچا ہے۔ مینار کی اونچائی25.5 میٹر ہے۔ بیت الفتوح زنانہ و مردانہ ہال میں قریباً چار ہزار جبکہ دیگر ہالز (Halls) کو ملا کر کل دس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے اس بیت میں وسیع و عریض طاہر، ناصر اور نور ہال (Hall) ہیں۔ جماعت کے دفاتر، کانفرنس روم، لائبریری اور جمنیزیم بھی موجود ہے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا قیام:

کینیڈا میں پہلی بار مسی ساگا ٹورنٹو میں جامعہ احمدیہ قائم ہوا جس کا افتتاح7 ستمبر2003ء کو ہوا۔

خلافت خامسہ کے آغاز پر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی بار ہونے والے واقعات:

☆ انتخاب خلافت کے متعلق اعلانات، اطلاعات، ساری دنیا کے احمدیوں نے بیک وقت دیکھے اور سنے۔
☆ دلی طمانیت و سکون کے ساتھ ہر دل نے براہِ راست بیعت کی۔
☆ پہلی بار انتخابِ خلافت برصغیر سے باہر یورپ میں ہوا۔
☆ پہلی بار مسجد فضل لندن میں انتخاب ہوا۔ اس بیت کو چار خلفا کے قدم چومنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
☆ پہلی بار کسی خلیفہ کا انتقال برصغیر سے باہر ہوا۔
☆ پہلی بار رحلت کرنے والے خلیفہ کا آخری دیدار اور تدفین کے مراحل اپنی آنکھوں سے دیکھے گئے،
☆ نمازِ جنازہ میں شرکت کی نئی صورت ہوئی کہ جس وقت لندن میں نمازِ جنازہ پڑھائی گئی ہر ملک میں مقامی طور پر مقامی امام کی اقتدار میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پگڑی زیب تن کر رکھی تھی۔

خلافت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت احمدیہ کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اسی شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہو گا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جون 1982ء)